B.A. Part II
Paper - III
Section - Poetry
page - I
Dated - 17.07.2020

Topic - Marsia ki Tareef aur uske anasir-e-Tarkibi

مرثیہ کی تعریف اور اس کے عناصر ترکیبی

اردو میں مرثیے کی صنف بہت ہی مقبول اور مشہور و معروف صنف رہی ہے۔ اردو میں مرثیہ دکن کے صوفیائے کرام کی سرپرستی میں پروان چڑھا۔ مرثیہ عربی کا لفظ ہے، اس کا مادہ رثا ہے اسی سے لفظ مرثیہ بنا ہے۔ جس کے معنی میت پر رونے کے ہیں۔ چنانچہ مرثیہ کا اطلاق ایسی ہی نظموں پر ہوتا تھا جن میں رثائی وصف ہو۔ لیکن اب بالخصوص اردو میں مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جس کا موضوع واقعات کربلا ہوں۔ مرثیہ میں اگر کسی شخص خاص یا اشخاص کا تذکرہ ہو اور وہ واقعات کربلا یا محمد یا آل محمد سے متعلق نہ ہو تو اسے شخصی مرثیہ یا تعزیتی نظم کہتے ہیں۔

مرثیہ میں اجزائے ترکیبی کے ذکر سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ مرثیہ چونکہ واقعات کربلا میں ہے اس لئے اس میں واقعات کربلا کی تفصیل بیان ہوتی ہے۔ ان واقعات و بیانات میں ایک منطقی ربط اور تسلسل قائم رکھنے کی خاطر مرثیے کے لئے آٹھ اجزائے ترکیبی وضع کئے گئے۔

(۱) چہرہ (۲) سراپا (۳) رخصت (۴) آمد (۵) رجز (۶) رزم (۷) شہادت (۸) بین

مرثیے میں اجزائے ترکیبی کا یہ تعین استاد دبیر و میر ضمیر نے کیا۔ لیکن اس کی پابندی پوری طرح نہیں ہو سکی۔ خود ضمیر اور بعد میں انیس و دبیر کے یہاں بھی اس کی پابندی نہیں ہو سکی۔ مثلاً مرزا سلامت علی دبیر کا ایک مشہور مرثیہ ہے "کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے" یہ مرثیہ آمد سے شروع ہوتا ہے۔

چہرہ:- مرثیے میں چہرہ قصیدہ کی تشبیب کی طرح ہوتا ہے جس میں شاعر حمد، نعت، منقبت حضرت علی و امام حسین کے علاوہ مکہ سے سفر، سفر کے پر خطر حالات، گرمی کا موسم، صبح کا موسم بیان کرتا یا پھر اپنی شاعری اور عظمت، قادر الکلامی، ثنا خوان حسین ہونے پر فخر کا اظہار کرتا ہے۔ کبھی پیاسوں کی کیفیت بھی بیان کرتا ہے، اور کبھی سفر کی مشکل کیفیت کا تذکرہ

سراپا - مرثیہ کے اس حصے میں شاعر مرکزی کردار یعنی جنگ کے ہیرو کے قد و قامت، جسمانی ساخت اور خط و خال وغیرہ کا ذکر کرتا ہے۔

رخصت - ہیرو یا مجاہد کا امیرِ عساکر حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے جنگ کی اجازت لینا اور میدانِ جنگ میں جانے کے لئے اپنے اعزا و اقربا سے رخصت ہونے کا منظر ہوتا ہے۔

آمد - مرثیہ کا یہ حصہ اہم ہوتا ہے کیونکہ ہیرو شہسوار ہوکر شان و شوکت کے ساتھ میدانِ جنگ میں جاتا ہے۔ اس موقع پر ہیرو جس گھوڑے پر سوار ہوتا ہے، اس گھوڑے کی بھی تعریف کی جاتی ہے۔

رجز - اس حصے میں ہیرو اپنی زبان سے اپنی حسب و نسب کی تعریف کرتا ہے، اپنے آباء و اجداد کی بہادری کا بیان کرتا ہے۔ ان کے جنگی کارناموں کو بیان کرتا ہے، خود جنگ میں اپنی مہارت کا بھی اظہار کرتا ہے۔

جنگ - مرثیے کے اس حصے میں رزم گاہ میں ہیرو کے آغازِ جنگ کا بیان ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں اس کے گھوڑے اور تلوار کا بھی قصیدہ بیان ہوتا ہے۔ اور نہایت شجاعت کے ساتھ جنگ کرنے کا بیان ہوتا ہے۔

شہادت - مرثیہ کا یہ حصہ غمناک اور حزنیہ ہوتا ہے۔ جس میں ہیرو دشمنوں سے لڑتے ہوئے پہلے زخمی ہوتا ہے پھر شہید ہو جاتا ہے۔

بین - ہیرو کی لاش پر اس کے رشتہ داروں اور عورتوں کا رونا اور گریہ و زاری کا تعلق اس حصے سے ہے۔ اور اسی پر مرثیہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔

کہنے کو مرثیہ شہدائے کربلا اور واقعاتِ کربلا کے حالات قلم بند کرنے کا نام ہے۔ لیکن مرثیہ گو کی شانِ تخلیق اور قوتِ اظہار سے مرثیہ ایک ادبی شہکار بن جاتا ہے۔ اس ادبی شہکار میں وحدت میں کثرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اس میں قصیدے کی شان و شوکت، جلالت و بلاغت ہوتی ہے۔ مثنوی کی سادگی و سلاست اور قصہ پن، منظر نگاری، جذبات نگاری، واقعہ نگاری، کردار نگاری، سراپا نگاری، مکالمہ نگاری، محاکات کے جاندار وسیع و عمیق کینوس نظر آتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ